خطباتِ ناصر

جلد اوّل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالــنــاصــر

پیش لفظ

نظارتِ اشاعت پہلی مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے خطبات کتابی صورت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ آپ کا دورِ خلافت نومبر 1965ء سے لیکر جون 1982ء تک کے عرصہ پر محیط رہا، یہ وہ زمانہ تھا کہ جب دنیا دو بڑی جنگوں کے بعد اب تیسری عالمگیر جنگ کی طرف بڑھ رہی تھی۔ اس نسلی اور قومی منافرت کے دور میں عالمگیر جماعت احمدیہ کے تیسرے امام نے دنیا میں امن و آشتی کی تعلیم پر مشتمل قرآن کا پیغام دیا جو کہ محبت اور پیار کا پیغام تھا۔ ایک موقعہ پر آپ نے فرمایا:

”میں نے اپنی عمر میں سینکڑوں مرتبہ قرآن کریم کا نہایت تدبر سے مطالعہ کیا ہے اس میں ایک آیت بھی ایسی نہیں جو کہ دنیاوی معاملات میں ایک مسلم اور اور غیر مسلم میں تفریق کی تعلیم دیتی ہو۔ شریعت اسلامی بنی نوع انسان کے لئے خالصتاً باعث رحمت ہے۔ حضرت محمد ﷺ نے اور آپ کے صحابہ کرامؓ نے لوگوں کے دلوں کو محبت پیار اور ہمدردی سے جیتا تھا۔ اگر ہم بھی لوگوں کے دلوں کو فتح کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنا ہوگا۔ قرآن کی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے

محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں

Love for All Hatred for None

یہی طریقہ ہے دلوں کو جیتنے کا۔ اس کے علاوہ اور کوئی طریقہ نہیں۔“

(خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ اکتوبر 1980ء بحوالہ دورۂ مغرب ص:524-523)

آپ محبت کے سفیر بن کر ملک ملک اور قوم قوم کو محبت اور پیار کا سبق دیتے رہے۔ آپ کو اپنی جماعت سے بہت ہی پیار تھا جس کا اظہار بعض اوقات ان الفاظ میں بھی کیا کرتے تھے کہ جماعت اور خلیفۂ وقت ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ آپ کے پیار کا دامن اپنوں سے لے کر غیروں اور دشمنوں تک پھیلا ہوا تھا۔ آپ معاندین کے دکھوں کے جواب میں مسکرا دیا کرتے تھے اور اپنی جماعت کو نصیحت کے رنگ میں فرماتے تھے ’دنیا تیوریاں چڑھا کے اور سرخ آنکھیں کر کے تمہاری طرف دیکھ رہی ہے تم مسکراتے چہروں سے دنیا کو دیکھو‘ آپ نے فرمایا ’’ہمیشہ یاد رکھو کہ ایک احمدی کسی سے دشمنی نہیں کرتا اور نہ کر سکتا ہے کیونکہ اس کے خدا نے اسے پیار کرنے کے لئے اور خدمت کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔‘‘ [بحوالہ حیات ناصر جلد اول ص:8)

ہمارے پیارے امام کے دل میں جماعت کے لئے کتنا درد ہوتا ہے اس کا اظہار ایک مرتبہ حضرت مصلح موعود نے اس طرح فرمایا تھا کہ:

’’دیکھنے والوں کو تو یہ عجیب بات معلوم ہوتی ہوگی کہ کئی لاکھ کی جماعت پر حکومت مل گئی۔ مگر خدارا غور کرو کیا تمہاری آزادی میں پہلے کی نسبت کچھ فرق پڑ گیا ہے۔ کیا کوئی تم سے غلامی کرواتا ہے یا تم پر حکومت کرتا ہے یا تم سے ماتحتوں، غلاموں اور قیدیوں کی طرح سلوک کرتا ہے۔ کیا تم میں اور ان میں جنہوں نے خلافت سے روگردانی کی ہے کوئی فرق ہے۔ کوئی بھی فرق نہیں۔ لیکن نہیں ایک بہت بڑا فرق بھی ہے اور وہ یہ کہ تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا، تمہاری محبت رکھنے والا، تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا، تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا، تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے۔ مگر ان کے لئے نہیں ہے۔ تمہارا اسے فکر ہے، درد ہے اور وہ تمہارے لئے اپنے مولیٰ کے حضور تڑپتا رہتا ہے لیکن ان کے لئے ایسا کوئی نہیں ہے۔ کسی کا اگر ایک بیمار ہو تو اس کو چین نہیں آتا۔ لیکن کیا تم ایسے انسان کی حالت کا اندازہ کر سکتے ہو جس کے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں بیمار ہوں۔ پس تمہاری آزادی میں تو کوئی فرق نہیں آیا ہاں تمہارے لئے ایک تم جیسے ہی آزاد پر بڑی ذمہ داریاں عائد ہو گئی ہیں‘‘ (انوار العلوم جلد 2 صفحہ 158)

یہ نظارہ انفرادی طور پر تو ہر آن جماعت محسوس کرتی ہے اور مشاہدہ بھی کرتی ہے۔لیکن 1974ء میں اجتماعی طور پر جب جماعت پر ابتلاء کا دور آیا تو ساری جماعت کا درد اس ایک دل میں جوجمع ہوا تو اس کیفیت کا اظہار کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

''دنیوی لحاظ سے وہ تلخیاں جو دوستوں نے انفرادی طور پر محسوس کیں وہ ساری تلخیاں میرے سینے میں جمع ہوئی تھیں۔ان دنوں مجھ پر ایسی راتیں بھی آئیں خدا کے فضل اور رحم سے ساری ساری رات ایک منٹ سوئے بغیر دوستوں کے لئے دعائیں کرتا رہا............میرا خیال ہے کہ دو مہینے میں بالکل سو نہیں سکا تھا۔کئی مہینے دعاؤں میں گزرے تھے۔'' [بحوالہ حیات ناصر جلد اول ص:401]

آپ کا دورِ خلافت ایک تاریخی دور تھا، جماعت نے کئی سنگِ میل اس میں عبور کئے، حضرت مصلح موعود کی وہ پیشگوئی آپ کے دور ہی میں پوری ہوئی تھی کہ اگر حکومتیں بھی اس سے ٹکر لیں گی تو پاش پاش ہو جائیں گی۔ جماعت نے یہ نظارہ دیکھا اور بڑی شان سے اس پیشگوئی کو پورے ہوتے ہوئے دیکھا۔ جماعت کے ہاتھوں میں کشکول تھمانے والے خود اپنے ہاتھوں میں کشکول پکڑ کر اپنی زندگیوں کی بھیک مانگنے پر مجبور ہو گئے لیکن جماعت اللہ کے فضل سے بڑھتی ہی چلی گئی۔کیا تعداد میں اور کیا ایمان میں۔ایمان وعرفان کی دولت ہو یا مادی دولت، جماعت کی اس ترقی کا گراف حیرت انگیز طور پر بڑھتا اور بڑھتا ہی چلا گیا۔آپ کو اس ترقی کا یقین تھا اور اعتماد تھا کہ ہماری ساری کوششیں اور سارے منصوبے کامیاب ہوں گے۔آپ نے فرمایا تھا

''ہمیں یقین ہے کہ ہماری یہ جدو جہد کامیاب ہوگی اور ساری دنیا اکٹھی ہو کر بھی اللہ تعالیٰ کے اس منصوبے کو ناکام کرنے کی کوشش کرتے تو ناکام ہو جائے گی۔ خدا تعالیٰ کا منصوبہ ناکام نہیں ہوگا......'' [بحوالہ حیات ناصر جلد اول ص:578]

آپ کے دورِ خلافت پر لکھنا آسان نہیں، سمندر کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہے، آپ کے دور پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''......پھر خلافت ثالثہ کا دور آیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی وفات کے بعد پھر اندرونی اور بیرونی دشمن تیز ہوا۔ لیکن کیا ہوا؟ کیا جماعت میں کوئی کمی ہوئی؟ نہیں، بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق پہلے سے بڑھ کر ترقیات کے دروازے کھولے۔ مشنوں میں مزید توسیع ہوئی۔ افریقہ میں بھی، یورپ میں بھی اور پھر افریقہ کے دورے کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے نصرت جہاں سکیم کا اجراء فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق، ایک رؤیا کے مطابق۔ ہسپتال کھولے گئے۔ سکول کھولے گئے، ہسپتالوں میں اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں مریض شفا پا چکے ہیں۔ گورنمنٹ کے بڑے بڑے ہسپتالوں کو چھوڑ کر ہمارے چھوٹے چھوٹے دور دراز کے دیہاتی ہسپتالوں میں لوگ اپنا علاج کرانے آتے ہیں۔ بلکہ سرکاری افسران بھی اس طرف آتے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ ہمارے ہسپتالوں میں جو واقفین زندگی ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں وہ ایک جذبے کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ اور ان کے پیچھے خلیفہ وقت کی دعاؤں کا بھی حصہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے خلیفہ کی لاج رکھنے کے لئے ان دعاؤں کو سنتا ہے اور جہاں بھی کوئی کارکن اس جذبے سے کام کر رہا ہو کہ میں دین کی خدمت کر رہا ہوں اور میرے پیچھے خلیفہ وقت کی دعائیں ہیں تو اللہ تعالیٰ بھی اس میں بے انتہا برکت ڈالتا ہے۔ پھر سکولوں میں ہزاروں لاکھوں طلباء اب تک پڑھ چکے ہیں۔ بڑی بڑی پوسٹ پر قائم ہیں۔ ہمارے گھانا کے ڈپٹی منسٹر آف انرجی جو ہیں انہوں نے احمدیہ سکول میں شروع میں کچھ سال تعلیم حاصل کی۔ پھر ایک سکول سے دوسرے سکول میں چلے گئے وہ بھی احمدیہ سکول ہی تھا۔ اور آج ان کو اللہ تعالیٰ نے بڑا

رتبہ دیا ہوا ہے۔ اسی طرح اور بہت سارے لوگ ہیں۔ افریقن ملکوں میں جائیں تو دیکھ کر پتہ لگتا ہے۔ یہ سب جو فیض ہیں اس وجہ سے ہیں کہ ڈاکٹر ہوں یا ٹیچر، ایک جذبے کے تحت کام کر رہے ہیں اور یہ سوچ ان کے پیچھے ہوتی ہے کہ ہم جو بھی کام کر رہے ہیں ایک تو ہم نے دعا کرنی ہے، خود اللہ تعالیٰ سے فضل مانگنا ہے اور پھر خلیفۃ المسیح کو لکھتے چلے جانا ہے تاکہ ان کی دعاؤں سے بھی ہم حصہ پاتے رہیں۔ اور یہ جو افریقن ممالک میں ہمارے سکول اور کالج ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ کا بھی ذریعہ بنے ہوئے ہیں۔ کل ہی سیرالیون کی رہنے والی ایک خاتون بچوں کے ساتھ مجھے ملنے آئیں۔ وہ کہتی ہیں کہ ہمارے ہاں تو خاندان میں اسلام کا پتہ ہی کچھ نہیں تھا۔ احمدیہ سکول میں میں نے تعلیم حاصل کی اور وہیں سے مجھے احمدیت کا پتہ لگا اور بڑے اخلاص اور وفا کا اظہار کر رہی تھیں۔ وہ بڑی مخلص احمدی خاتون ہیں۔ اسی طرح اور بہت سے ہزاروں، لاکھوں کی تعداد میں لوگ ہیں جو ہمارے ان سکولوں سے تعلیم حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں شامل ہوئے اور اس کی برکات سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ پھر خلافت ثالثہ میں ہی آپ دیکھ لیں، 74ء کا فساد ہوا اس وقت ان کا خیال تھا کہ اب تو احمدیت ختم ہوئی کہ ہوئی، ایک قانون پاس کر دیا کہ ہم ان کو غیر مسلم قرار دے دیں گے تو پتہ نہیں کیا ہو جائے گا۔ کئی شہید کئے گئے، جانی نقصان کے ساتھ ساتھ مالی نقصان بھی پہنچایا گیا۔ کاروبار لوٹے گئے، گھروں کو آگیں لگا دی گئیں، دکانوں کو آگیں لگا دی گئیں، کارخانوں کو آگیں لگا دی گئیں۔ لیکن ہوا کیا؟ کیا احمدیت ختم ہو گئی؟ پہلے سے بڑھ کر اس کا قدم اور تیز ہو گیا، باپ کو بیٹے کے سامنے قتل کیا گیا، بیٹے کو باپ کے سامنے قتل کیا تو کیا خاندان کے باقی افراد نے احمدیت چھوڑ دی؟۔ ان میں اور زیادہ ثبات قدم پیدا ہوا، ان میں اور زیادہ اخلاص پیدا ہوا۔ ان میں اور زیادہ جماعت کے ساتھ تعلق پیدا ہوا۔ دشمن کی کوئی بھی تدبیر کبھی بھی کارگر نہیں ہوئی اور کبھی کسی کے ایمان میں لغزش نہیں آئی۔ اور پھر اب دیکھیں کہ ان نیکیوں پہ قائم رہنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو جو جانی نقصان ہوا یا جن خاندانوں کو اپنے پیاروں کا جانی نقصان برداشت کرنا پڑا، اگلے جہان میں تو

اللہ تعالیٰ نے جزا دینی ہے، اللہ نے اُن کو اِس دنیا میں بھی ان کو بے انتہا نوازا ہے۔ مالی لحاظ سے بھی اور ایمان کے لحاظ سے بھی۔

[خطبہ جمعہ فرمودہ 21 رمئی 2004ء بحوالہ خطباتِ مسرور جلد 2 ص:351-347]

آپ کے خطبات جو کہ قرآنی معارف اور علم وعرفان کے خزانے اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہیں جماعت کے زرّیں عہد کی روشن تاریخ کا بنیادی ماخذ بھی ہیں۔ ان خطبات یعنی 'خطباتِ ناصر' کی جلد اول احباب جماعت کی خدمت میں پیش ہے، اس جلد میں نومبر 1965ء سے دسمبر 1967ء کے خطبات شامل کئے گئے ہیں۔ بعض خطبات تو ابھی تک غیر مطبوعہ تھے وہ پہلی مرتبہ اس کتاب میں شامل کئے جارہے ہیں، اس کے لئے مکرم محمد صادق صاحب انچارج خلافت لائبریری شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے اس کام کے لئے ہر ممکن تعاون کیا۔ اسی طرح اس پہلی جلد کی تیاری میں کام کرنے والے مکرم مقصود احمد قمر صاحب، مکرم فضل کریم تبسم صاحب اور مکرم حبیب الرحمان زیروی صاحب کی خدمات بھی قابل ذکر ہیں نیز دیگر کام کرنے والوں کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ تمام کام کرنے والوں کو جزائے خیر سے نوازے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار

ناظر اشاعت

15-08-2005

فہرست خطبات

خطبہ نمبر	عنوان	خطبہ فرمودہ	صفحہ
	1965ء		
1	خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت سے جماعت کو ایک ہاتھ پر جمع کر دیا	12؍نومبر 1965ء	1
2	حضور نے خطبہ ارشاد نہیں فرمایا	19؍نومبر 1965ء	11
3	جلسہ کے ایام کو نیکی کی باتیں سننے اور دعائیں کرنے میں گزاریں	26؍نومبر 1965ء	13
4	حضور علیہ السلام کی خواہش تھی کہ ہر احمدی نور الدین بن جائے	3؍دسمبر 1965ء	27
5	جماعت احمدیہ کے لئے آئندہ پچیس تیس سال نہایت اہم ہیں	10؍دسمبر 1965ء	35
6	ہمیں تاکیدی حکم ہے کہ مسکینوں، یتیموں اور اسیروں کو کھانا کھلایا جائے	17؍دسمبر 1965ء	45
7	رمضان کے مہینہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بہت سی برکتیں وابستہ ہیں	24؍دسمبر 1965ء	53
8	ہماری زندگیاں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع ہونی چاہئیں	31؍دسمبر 1965ء	67
	1966ء		
9	جماعت احمدیہ کے تمام اداروں کو چاہئے کہ وہ اپنی جدوجہد کو منظم کریں	7؍جنوری 1966ء	79
10	معتکفین کو حقیقی اور انتہائی خلوت میسر آنی چاہئے	14؍جنوری 1966ء	91
11	خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنے اعمال پر کبھی بھروسہ نہ کرو	21؍جنوری 1966ء	101
12	مومن کے دل میں مایوسی پیدا نہیں ہونی چاہئے	28؍جنوری 1966ء	113
13	قرآن کریم کیلئے ہمیں غیر معمولی توجہ اور جدوجہد کرنی چاہئے	4؍فروری 1966ء	121

خطبہ نمبر	عنوان	خطبہ فرمودہ	صفحہ
14	بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کے اصل ذمہ داران والدین ہیں	11/فروری1966ء	131
15	خدام الاحمدیہ کوشش کریں کہ تمام احمدی نوجوان تحریک جدید میں حصہ لیں	18/فروری1966ء	143
16	اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ ہمارے میں بشاشت اور تسکین پیدا کرے گا	25/فروری1966ء	155
17	حضور نے خطبہ ارشاد نہیں فرمایا	4 /مارچ1966ء	169
18	اللہ تعالیٰ کو جو چیزیں پسند ہیں اُنہیں اختیار کرنے کی کوشش کرو	11/مارچ1966ء	171
19	میں دو ہفتہ سے لیکر چھ ہفتہ تک کا عرصہ خدمت دین کیلئے وقف کریں	18/مارچ1966ء	181
20	کامیابی کیلئے صبر اور تدبیر کو انتہا تک پہنچادیں	25/مارچ1966ء	187
21	ہماری بقا ترقی اور کامیابی کا انحصار تدابیر پر نہیں بلکہ دعا اور محض دعا پر ہے	یکم اپریل1966ء	195
22	امرائے جماعت انتظام کریں کہ کسی جگہ کوئی احمدی بھوکا نہ رہے	8/اپریل1966ء	203
23	ہم سب کو خدا تعالیٰ کی خاطر ہر قسم کی قربانی کیلئے ہمیشہ تیار رہنا چاہئے	15/اپریل1966ء	213
24	لازمی چندہ جات کے بجٹ میں تمام احمدیوں کو شامل کیا جائے	22/اپریل1966ء	225
25	کبر وغرور کو چھوڑ کر عاجزانہ راہوں کو اختیار کرنے کی کوشش کرو	29/اپریل1966ء	235
26	جماعتوں نے میری تحریک پر نہ صرف اپنے بجٹ کو پورا کیا بلکہ زائد آمد ہوئی	6 /مئی1966ء	243
27	شرک سے بچنے کیلئے ضروری ہے کہ کسی قسم کا تکبر ہمارے دل میں پیدا نہ ہو	13/مئی1966ء	249
28	اتنی دعائیں کریں کہ بس مجسم دعا بن جائیں	20/مئی1966ء	259
29	کام وہی اچھا ہوتا ہے جس کا انجام اچھا ہو	27/مئی1966ء	261
30	سلسلہ احمدیہ کے قیام کی غرض اقوام عالم حلقہ بگوش اسلام ہوں	3/جون1966ء	265
31	حقیقی نیکی وہی ہے جو محض خدا تعالیٰ کی محبت کی خاطر کی جائے	10/جون1966ء	269
32	ہر ظلمت جو اُٹھتی ہے اس کا پہلا نشانہ آنحضرت ﷺ ہوتے ہیں	17/جون1966ء	277
33	خدا تعالیٰ قرآن کریم کی اتباع کے بغیر ہمیں ہرگز نہیں مل سکتا	24/جون1966ء	283
34	ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن کریم سیکھیں	یکم جولائی1966ء	295

صفحہ	خطبہ فرمودہ	عنوان	خطبہ نمبر
301	8 / جولائی 1966ء	حضور نے خطبہ ارشاد نہیں فرمایا	35
303	15 / جولائی 1966ء	قرآن کریم کو حرز جان بناؤ کہ اس کے بغیر ہم کوئی کامیابی حاصل نہیں کرسکتے	36
317	22 / جولائی 1966ء	قرآن کریم کی دس صفات حسنہ	37
331	29 / جولائی 1966ء	قرآن کریم ایک عظیم الشان کتاب ہے اس سے جتنی بھی محبت کی جائے کم ہے	38
343	5 / اگست 1966ء	تعلیم القرآن کی سکیم اور عارضی وقف کی مہم کی برکات	39
351	12 / اگست 1966ء	حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد نہیں فرمایا	40
353	19 / اگست 1966ء	انفاق فی سبیل اللہ کی استعداد بڑھانے کی تین قیمتی گُر	41
361	26 / اگست 1966ء	تمام برکات روحانی قرآن کریم میں ہیں	42
373	2 / ستمبر 1966ء	حضور نے خطبہ ارشاد نہیں فرمایا	43
375	9 / ستمبر 1966ء	جو شخص رسوم و بدعات کو نہیں چھوڑتا اُس کا ایمان پختہ نہیں ہوسکتا	44
387	16 / ستمبر 1966ء	قرآن کریم کی چار عظیم الشان خصوصیات	45
399	23 / ستمبر 1966ء	قرآن کریم سیکھیں اور اس کا عرفان حاصل کریں	46
411	30 / ستمبر 1966ء	حضور نے خطبہ ارشاد نہیں فرمایا	47
413	7 / اکتوبر 1966ء	تحریک وقف جدید میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینا چاہئے	48
423	14 / اکتوبر 1966ء	اللہ تعالیٰ ہزاروں اور شمس جماعت کو عطا فرمائے گا	49
433	21 / اکتوبر 1966ء	دینا کی سیاست، دنیا کی وجاہتوں اور عزتوں سے ہمیں کوئی دلچسپی نہیں	50
437	28 / اکتوبر 1966ء	تحریک جدید کے تمام مطالبات جہاد کی ہی مختلف شقیں ہیں	51
453	4 / نومبر 1966ء	وقف جدید کا مالی بوجھ ہمارے بچے اور بچیاں اُٹھائیں	52
463	11 / نومبر 1966ء	زندہ خدا، زندہ رسول اور زندہ کتاب تین بنیادی طاقتیں ہیں	53
483	18 / نومبر 1966ء	سلسلہ جو نظام بھی قائم کرتا ہے اس کی پابندی کو اپنی خوش قسمتی سمجھو	54
497	25 / نومبر 1966ء	ہر تنظیم کو اپنے دائرہ کے اندر کام کرنا چاہئے	55

خطبہ نمبر	عنوان	خطبہ فرمودہ	صفحہ
56	حضور نے خطبہ ارشاد نہیں فرمایا	2/دسمبر 1966ء	513
57	حضور نے خطبہ ارشاد نہیں فرمایا	9 /دسمبر 1966ء	515
58	تقویٰ کے معنی یہ ہیں کہ انسان ہر عمل محض رضائے الٰہی کی خاطر کرے	16/دسمبر 1966ء	517
59	ہم ہر کام اس کی رضا اور خوشنودی کیلئے کرنے والے ہوں	23/دسمبر 1966ء	523
60	سب کچھ کرنے کے بعد بھی یہی سمجھو کہ تم نے کچھ نہیں کیا	30دسمبر 1966ء	537
	1967ء		
61	ہر رات لیلۃ القدر اور ہر دن جمعۃ الوداع کا رنگ رکھتا ہو	6/جنوری 1967ء	547
62	احباب ربوہ محبت اور خلوص کے ساتھ مہمانوں کی خدمت کریں	13/جنوری 1967ء	553
63	خدا تعالیٰ کی عطا کو اس رضا کے حصول کیلئے خرچ کرو	20/جنوری 1967ء	563
64	دنیا کی اشیاء ثواب کے مقابلہ میں تمناً قلیلاً کی حیثیت رکھتی ہیں	27/جنوری 1967ء	571
65	حضور نے خطبہ ارشاد نہیں فرمایا	3 /فروری 1967ء	575
66	جلسہ سالانہ کے ایام میں اللہ تعالیٰ بڑے ہی انوار و برکات کا مشاہد کیا ہے	10/فروری 1967ء	577
67	حضور نے خطبہ ارشاد نہیں فرمایا	17/فروری 1967ء	585
68	رسول کریم ﷺ کے اسوہ حسنہ پر چلتے ہوئے کثرت سے دعائیں کرو	24/فروری 1967ء	587
69	ہماری مستورات عزم کرلیں کہ ہم نے ہر قسم کی رسوم کو ترک کر دینا ہے	3/مارچ 1967ء	591
70	رضائے الٰہی حاصل کرنے کیلئے نبی کریم ﷺ کے اُسوہ حسنہ پر عمل کریں	10/مارچ 1967ء	597
71	ہم ایسی قوم ہیں جو اپنے اموال خدا تعالیٰ کی راہ میں پانی کی طرح بہاتی ہے	17/مارچ 1967ء	609
72	جماعت احمدیہ کا قیام غلبہ اسلام اور اشاعت اسلام کی تکمیل کیلئے کیا گیا ہے	24/مارچ 1967ء	621
73	اللہ تعالیٰ نے ہر قوم اور ہر خطہ میں نبی بھیجے	31/مارچ 1967ء	625
74	بیت اللہ کی از سر نو تعمیر کے تئیس عظیم الشان مقاصد	7/اپریل 1967ء	635

خطبہ نمبر	عنوان	خطبہ فرمودہ	صفحہ
75	حضور نے خطبہ ارشاد نہیں فرمایا	14/اپریل 1967ء	645
76	اقوام عالم فوائد بیت اللہ کے ساتھ وابستہ کردیئے گئے ہیں	21/اپریل 1967ء	647
77	حضور نے خطبہ ارشاد نہیں فرمایا	28/اپریل 1967ء	661
78	ہمیں جس چیز کی بھی ضرورت ہے وہ قرآن کریم میں پائی جاتی ہے	5/مئی 1967ء	663
79	بیت اللہ تائیدات سماوی کا منبع ہے	12/مئی 1967ء	677
80	مرکز میں بار بار آنا بھی بیت اللہ کی اغراض میں شامل ہے	19/مئی 1967ء	691
81	بیت اللہ روحانی اور جسمانی پاکیزگی کے حصول اور اُس کی ترویج کا مرکز	26/مئی 1967ء	705
82	اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے قربانیاں دینے والوں کے اعمال ضائع نہیں جاتے	2/جون 1967ء	717
83	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اُمّتِ مسلمہ کا قیام	9/جون 1967ء	731
84	ابراہیمی دعاؤں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی	16/جون 1967ء	741
85	بدرسم کے خلاف جہاد کا اعلان	23/جون 1967ء	753
86	والدین کو چاہئے کہ وہ چندہ وقف جدید کی اہمیت بچوں پر واضح کریں	30/جون 1967ء	765
87	دنیا کی کوئی طاقت غلبۂ اسلام کو نہیں روک سکتی	7/جولائی 1967ء	771
88	قرآن کریم کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وابستگی پیدا کریں	14/جولائی 1967ء	787
89	تاحال خطبہ کے بارے میں علم نہیں ہوسکا	21/جولائی 1967ء	789
90	احمدیت شیطانی حملوں سے بچاؤ کیلئے ایک قلعہ ہے	28/جولائی 1967ء	791
91	دعا کے ذریعہ ہی مغربی اقوام کو اسلام کی طرف متوجہ کیا جاسکتا ہے	4/اگست 1967ء	799
92	آؤ! محمد رسول اللہ ﷺ کے ٹھنڈے سایہ تلے آگ سے محفوظ ہوجائیں	11/اگست 1967ء	803
93	تاحال خطبہ کے بارے میں علم نہیں ہوسکا	18/اگست 1967ء	811
94	میرے سفر کے ذریعہ گھر گھر میں اسلام کا پیغام پہنچ گیا ہے	25/اگست 1967ء	813
95	یورپ کے نومسلم احمدی اپنے ایمان اخلاص اور قربانی میں ترقی کررہے ہیں	یکم ستمبر 1967ء	841

خطبہ نمبر	عنوان	خطبہ فرمودہ	صفحہ
96	یورپ میں ایک خلا پیدا ہو چکا ہے اُسے پُر کرنا ہمارا فرض ہے	8؍ستمبر 1967ء	857
97	ایک عظیم سلسلہ بشارتوں کا اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کو ملا ہے	15؍ستمبر 1967ء	865
98	اللہ تعالیٰ جن کو خلافت کے مقام پر فائز کرتا ہے وہ ان کی مدد کرتا ہے	22؍ستمبر 1967ء	893
99	ہمارے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے غلبہ اسلام کی عظیم الشان مہم جاری کی ہے	29؍ستمبر 1967ء	905
100	حضور نے خطبہ ارشاد نہیں فرمایا	6؍اکتوبر 1967ء	915
101	احباب جماعت فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ جات کی ادائیگی پر توجہ دیں	13؍اکتوبر 1967ء	917
102	دنیا کی اقوام کے نام امن کا پیغام اور ایک حرفِ انتباہ	20؍اکتوبر 1967ء	925
103	اللہ تعالیٰ بیرونی ممالک میں غلبہ اسلام کی نئی نئی راہیں کھول رہا ہے	27؍اکتوبر 1967ء	941
104	اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ میں تمہارے نفوس اور اموال میں برکت ڈالوں گا	3؍نومبر 1967ء	951
105	حضور نے خطبہ ارشاد نہیں فرمایا	10؍نومبر 1967ء	959
106	ہر احمدی کو تکبر اور خود بینی سے بچنا چاہئے اور استغفار کی طرف بہت توجہ دیں	17؍نومبر 1967ء	961
107	رمضان المبارک غیر متناہی روحانی، جسمانی، دینی ترقیات کا ذریعہ ہے	24؍نومبر 1967ء	967
108	رمضان المبارک میں کثرت سے الٰہی برکات کا نزول ہوتا ہے	یکم دسمبر 1967ء	975
109	رمضان کے روزوں اور عبادات کا بڑا گہرا تعلق دعا اور قبولیت کے ساتھ ہے	8؍دسمبر 1967ء	985
110	ابتلاؤں کے بغیر انسان رضائے الٰہی کی جنتوں میں داخل نہیں ہو سکتا	15؍دسمبر 1967ء	993
111	انسانیت بڑی تباہی کے کنارے کھڑی ہے جس کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں	22؍دسمبر 1967ء	1005
112	کم و بیش تیس سال کا عرصہ ہم سے انتہائی قربانیوں کا مطالبہ کر رہا ہے	29؍دسمبر 1967ء	1013